وَاِذۡ يَرۡفَعُ اِبۡرٰهٖمُ الۡقَوَاعِدَ مِنَ الۡبَيۡتِ وَاِسۡمٰعِيۡلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ
اِنَّكَ اَنۡتَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَيۡنِ لَكَ وَمِنۡ
ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبۡ عَلَيۡنَا ۚ اِنَّكَ
اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۲۸﴾ رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ
اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ؕ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ
الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۲۹﴾ ع وَمَنۡ يَّرۡغَبُ عَنۡ مِّلَّةِ اِبۡرٰهٖمَ اِلَّا مَنۡ سَفِهَ نَفۡسَهٗ ؕ

ع ۱۵ ۱۵

اور یاد کرو ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ جب اس گھر کی دیواریں اُٹھا رہے تھے، تو دُعا کرتے جاتے تھے: "اے ہمارے رب، ہم سے یہ خدمت قبول فرما لے، تُو سب کی سُننے اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ اے رب، ہم دونوں کو اپنا مسلم (مُطیع فرمان) بنا، ہماری نسل سے ایک ایسی قوم اُٹھا، جو تیری مسلم ہو، ہمیں اپنی عبادت کے طریقے بتا، اور ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما، تو بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ اور اے رب، ان لوگوں میں خود انھیں کی قوم سے ایک ایسا رسُول اُٹھائیو، جو انھیں تیری آیات سُنائے، ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کی زندگیاں سنوارے۱۲۸۔ تو بڑا مقتدر اور حکیم۱۲۹ ہے"۔ ع

اب کون ہے، جو ابراہیمؑ کے طریقے سے نفرت کرے؟ جس نے خود اپنے آپ کو حماقت و جہالت میں مُبتلا کر لیا ہو، اس کے سوا کون یہ حرکت کر سکتا ہے؟

رزق کے لیے دُعا کرنے لگے، تو سابق فرمان کو پیشِ نظر رکھ کر اُنھوں نے صرف اپنی مومن اولاد ہی کے لیے دُعا کی، مگر اللہ تعالیٰ نے جواب میں اس غلط فہمی کو فوراً رفع فرما دیا اور انھیں بتایا کہ امامتِ صالحہ اَور چیز ہے اور رزقِ دُنیا دُوسری چیز۔ امامتِ صالحہ صرف مومنینِ صالحین کو ملے گی، مگر رزقِ دُنیا مومن و کافر سب کو دیا جائے گا۔ اس سے یہ بات خود بخود نکل آئی کہ اگر کسی کو رزقِ دُنیا فراوانی کے ساتھ مل رہا ہو، تو وہ اس غلط فہمی میں نہ پڑے کہ اللہ اس سے راضی بھی ہے اور وہی خدا کی طرف سے پیشوائی کا مستحق بھی ہے۔

۱۲۸؎ زندگی سنوارنے میں خیالات، اخلاق، عادات، معاشرت، تمدّن، سیاست، غرض ہر چیز کو سنوارنا شامل ہے۔

وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۳۰﴾
اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَوَصّٰى
بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ۭ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ
فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاۗءَ اِذْ حَضَرَ
يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ۭ قَالُوْا
نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَاۗىِٕكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا

ابراہیمؑ تو وہ شخص ہے، جس کو ہم نے دُنیا میں اپنے کام کے لیے چُن لیا تھا اور آخرت میں اس کا شمار صالحین میں ہوگا۔ اس کا حال یہ تھا کہ جب اس کے ربّ نے اس سے کہا: "مُسلم ہو جا"[130] تو اس نے فوراً کہا: "میں مالکِ کائنات کا "مسلم" ہو گیا"۔ اسی طریقے پر چلنے کی ہدایت اس نے اپنی اولاد کو کی تھی اور اسی کی وصیّت یعقوبؑ[131] اپنی اولاد کو کر گیا۔ اس نے کہا تھا کہ "میرے بچو! اللہ نے تمہارے لیے یہی دین[132] پسند کیا ہے۔ لہٰذا مرتے دم تک مسلم ہی رہنا"۔ پھر کیا تم اس وقت موجود تھے، جب یعقوبؑ اس دنیا سے رخصت ہو رہا تھا؟ اس نے مرتے وقت اپنے بیٹوں سے پوچھا: "بچو! میرے بعد تم کس کی بندگی کرو گے"؟ ان سب نے جواب دیا: "ہم اسی ایک خدا کی بندگی کریں گے، جسے آپ نے اور آپ کے بزرگوں ابراہیمؑ، اسماعیلؑ اور اسحاقؑ

---

۱۲۹ اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور در اصل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا کا جواب ہے۔

۱۳۰ مُسلِم: وہ جو خدا کے آگے سرِ اطاعت خم کر دے، خدا ہی کو اپنا مالک، آقا، حاکم اور معبود مان لے، جو اپنے آپ کو بالکلیہ خدا کے سپرد کر دے اور اُس ہدایت کے مطابق دنیا میں زندگی بسر کرے، جو خدا کی طرف سے آئی ہو۔ اس عقیدے اور اس طرزِ عمل کا نام "اسلام" ہے اور یہی تمام انبیا کا دین تھا جو ابتدائے آفرینش سے دُنیا کے مختلف ملکوں اور قوموں میں آئے۔

۱۳۱ حضرت یعقوبؑ کا ذکر خاص طور پر اس لیے فرمایا کہ بنی اسرائیل براہِ راست انھیں کی اولاد تھے۔

۱۳۲ دین، یعنی طریقِ زندگی، نظامِ حیات، وہ آئین جس پر انسان دنیا میں اپنے پورے طرزِ فکر اور طرزِ عمل